بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۳ امان ۱۳۴۲ ھش | ۱۶ شوال ۱۳۸۲ ھ | ۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ مارچ بوقت ½۸ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے

"عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے اور دور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔ انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے۔ کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار، بدمعاش کو تو ہر دم اظہارِ راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں ؎

مردِ آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو ان قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کرکے خشوع خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا تو رونی صورت بنا دے۔ پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے۔

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اور اگر معرفت کا دعویٰ کرکے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کر دے اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔

انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔ مگر غیب کی قضا و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمناؤں کا سلسلہ اور ہے۔ قضا و قدر کا سلسلہ اور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہیئے۔" (الحکم ۱۳ مارچ ۱۸۹۸ء)

محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۱۲ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کھیلیں

تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کھیلیں مورخہ ۱۳ مارچ سے شروع ہو رہی ہیں جو دو روز تک جاری رہیں گی۔ کھیلوں کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ½۲ بجے بعد دوپہر کالج گراؤنڈز میں فرمائیں گے۔ ۱۴ مارچ کی شام کو کھیلوں کے اختتام پر انعامات کی تقسیم عمل میں آئے گی۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام

نویں کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئے

انگریزی مباحثہ میں گورنمنٹ کالج لاہور نے اور اردو مباحثہ میں پنجاب یونیورسٹی نے ٹرافی جیتی

ربوہ ۱۱ مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے نویں کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات جو اپنی روایتی شان کے ساتھ ۹ اور ۱۰ مارچ کو کالج ہال میں منعقد ہوئے تھے ۱۰ مارچ کی رات کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئے۔ ان مباحثات میں پاکستان کے ایک درجن سے زائد کالجوں اور یونیورسٹیوں کے مقررین نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں بعض نامور ماہرین تعلیم اور دیگر حضرات نے لاہور، لائلپور اور بعض دیگر مقامات سے ربوہ تشریف لاکر ان میں شرکت فرمائی۔ انگریزی مباحثہ میں ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور نے جیتی اور اردو مباحثہ میں ٹرافی جیتنے کا اعزاز پنجاب یونیورسٹی کے حصہ میں آیا۔

انگریزی مباحثہ — انگریزی مباحثہ ۹ مارچ بروز ہفتہ ½۶ بجے شام کالج یونین کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اشدّاء علی الکفار رحماء بینہم کی صفت اپنے اندر پیدا کرنیکی کوشش کرو

ایک دوسرے کے ساتھ محبّت شفقت اور درگذر کا سلوک کرو اور ذاتی رنجشوں کو کبھی زیادہ اہمیت نہ دو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ر نومبر ۱۹۲۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے

مومنوں کی ایک صفت

بیان فرمائی ہے۔ اس صفت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمل کیا۔ اور اب عمل کی کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے لیکن تعجب آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بعد مسلمانوں سے وہ صفت بالکل اڑ گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک وہ ہماری جماعت میں بھی پوری طرح قائم نہیں ہوئی۔ بعض صفات ایسی ہوتی ہیں جو قدرتاً ہر نیک آدمی میں پائی جاتی ہیں اور ان میں کسی خاص قوم یا مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی خصوصیت نہیں ہوتی۔ وہ بھی بے شک اپنی ذات میں اچھی ہوتی ہیں اور ان کے حصول کے لئے بھی کوشش کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن یہ صفت جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کے متعلق تقریباً تمام

الہامی کتب میں پیشگوئیاں

موجود ہیں اور قرآن کریم نے بھی اس کو بطور پیشگوئی کے ہی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے اس قسم کی خصوصیات اپنے اندر رکھتے ہوں گے اور وہ صفت یہ ہے کہ آپ کے ماننے والے اشداء علی الکفار رحماء بینہم پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ یعنی وہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے والوں کے مقابلہ میں تو بہت سخت ہوں گے لیکن جو ماننے والے ہوں گے ان کے ساتھ ان کا معاملہ بہت ہی رحم کا ہوگا۔ یعنی ایک طرف تو وہ غیرت میں اس قدر بڑھے ہوں گے کہ دین کے خلاف سننا برداشت ہی نہیں کر سکیں گے۔ اور دوسری طرف محبت میں اتنے بڑھے ہوئے ہوں گے کہ اپنے بھائیوں کا کوئی قصور انہیں نظر ہی نہیں آئے گا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آپس میں ان کی کبھی شکر رنجی ہوگی ہی نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ اور یہ بات علم غیب سے تعلق رکھتی ہے اور علم غیب نہ سب لوگوں کو حاصل ہو سکتا ہے اور نہ سب لوگ شکر رنجی سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ جو بات بری ہے وہ اس حالت کی شدت ہے۔ یعنی

معمولی شکر رنجی

کی بات کو اس طرح چلانا کہ گویا زمین و آسمان کے قیام کا مدار اسی ایک بات پر ہے۔ شکر رنجی تو بڑے بڑے لوگوں میں بھی ہو جاتی ہے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں شکر رنجی ہو گئی اور حضرت عمرؓ کی طبیعت چونکہ تیز تھی اسلئے ضروری تھا کہ قدرتاً ان سے زیادہ تیزی ظاہر ہوتی۔ لیکن اس جھگڑے کے بعد حضرت ابوبکرؓ اس بات کو بالکل دل سے نکال کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہو گئے اور حضرت عمرؓ کو جب محسوس ہؤا کہ آپ غلطی پر ہیں تو وہ بھی حضور کی مجلس میں دوڑے ہوئے آئے اور چاہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی برأت کریں۔ رسول مقبولؐ نے آپ کے فعل کو ناپسند فرمایا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے آپ کی سفارش کی۔ گویا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ پر ناراض ہونے لگے تو اس بات کا سب سے زیادہ دکھ بھی حضرت ابوبکرؓ کو ہی ہؤا اور یہ رحماء بینہم کی مثال ہے۔ گویا جس طرح ایک ماں اپنے بچے کے متعلق اسکے استاد کو کہتی ہے کہ یہ بہت شریر ہے اسے خوب مارو۔ لیکن جب وہ مارتا ہے تو

سب سے زیادہ دکھ

بھی ماں کو ہی ہوتا ہے۔ یہی مثال صحابہ کی تھی اور اشداء علی الکفار رحماء بینہم کی صفت ان میں کمال درجہ پر تھی وہ لوگ جو بر رسول دشمنوں کے مقابل میں اپنی جانیں قربان کرتے رہے جن کے دل بہادری سے پُر تھے اور جن میں قوت برداشت اس قدر زیادہ تھی کہ شدید ترین زخموں کی حالت میں بھی اپنے نفس سے بے خبر ہوتے تھے۔ ایک صحابی کی جنگ احد میں دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں بلکہ ان کا تمام دھڑ تلوار سے چرا ہؤا تھا۔ ان کا ایک رشتہ دار ان کو بہت تلاش کرنے کے بعد ان تک پہنچا۔ اب ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں انسان کو کس قدر مدد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان میں برداشت کی طاقت اس حالت میں بھی اس قدر تھی کہ جب وہ رشتہ دار تیمارداری کی فکر کرنے لگا تو انہوں نے کہا کہ ان باتوں کو چھوڑ دو۔ اور میرے پاس ہو کر میری بات سنو جس وقت وہ پاس بیٹھے تو پہلے ان کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اب میں رسول مقبول سے نہیں مل سکتا اس لئے میں تمہارے ذریعہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا ہوں اور دوسری نصیحت میں یہ کرتا ہوں کہ میرے اعزہ کو کہدینا کہ میں مر رہا ہوں اور تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میں

دنیا کی سب سے زیادہ قیمتی چیز

یعنی محمد رسول اللہ پیچھے چھوڑے جاتا ہوں ان کی حفاظت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا یہ کہا اور جان دے دی۔ ان کو اپنی موت نظر آ رہی تھی۔ بدن زخموں سے چور تھا۔ ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں لیکن برداشت کا یہ حال تھا کہ کسی تکلیف کی طرف دھیان نہ تھا۔ دوسری طرف رحماء بینہم کی ایک مثال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ان کا ہر شخص دوسرے کے لئے قربانی کرتا تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اشد ترین دشمنوں میں سے تھا۔ ایک دفعہ اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی۔ آپ کو جب اس کا علم ہؤا تو اس کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ میرے باپ کو مارنا چاہیں اور اس کی سزا اس سے کم ہو بھی کیا سکتی ہے۔ کیونکہ اس نے آپکی شان میں گستاخی کی ہے تو مجھے حکم فرمائیں تا میں خود اس کی گردن اڑا دوں اس لئے کہ اگر آپ نے کسی اور کو حکم دیا تو ممکن ہے کہ اسے دیکھ کر کبھی مجھے جوش آ جائے اور میں اپنے باپ کا قاتل سمجھ کر اسے کوئی نقصان پہنچا دوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کتنا رحم تھا۔ وہ اس لئے اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے مارنا چاہتا ہے کہ مبادا اسکے ہاتھ سے کسی

مسلمان بھائی کو نقصان

پہنچے۔ اور دل میں کسی اور بھائی کی برائی کا خیال پیدا ہو۔ ہر شخص کا باپ ہوتا ہے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے مارنا کس قدر مشکل کام ہے۔ لیکن وہ اسلئے اپنے باپ کو مارنے پر آمادگی ظاہر کرتا ہے کہ تا کسی

بھائی کی برائی کا خیال

اس کے دل میں پیدا ہو۔ لیکن افسوس ہے کہ

اب مسلمانوں سے رحماء بینھم کی صفت اڑ چکی ہے۔ میں اپنے دوستوں کو بھی دیکھتا ہوں کہ وہ بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑ پڑتے ہیں۔ ایک دوسرے سے بولنا چھوڑ دیتے ہیں، کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ خود بھی کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایک دفعہ لڑکوں سے پوچھا کہ جو لڑکے قصور کرتے ہیں ان کا کیا علاج ہے؟ اس پر ایک لڑکے نے جواب دیا کہ بس اٹھتے بیٹھتے جوتی۔ آپ اس پر بہت ہنسا کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ اس نے یہ نہ سوچا کہ کبھی مجھ سے بھی قصور ہو سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں۔ جس سے قصور یا غلطی نہ ہوتی ہو۔ اور غلطی اور قصور انسان کو

سزا کا مستحق

نہیں بناتا۔ جو چیز سزا کا مستحق بناتی ہے۔ وہ تو اتم قصور ہے۔ یا ایسا قصور جس سے بنی نوع انسان کا ایسا نقصان ہوا ہو جس کا ازالہ ضروری ہو۔ یا جس کے لئے شریعت نے حدود قائم کی ہوں یا جس سے کسی کی ذات کو نہیں بلکہ خود سلسلہ کو نقصان پہنچتا ہو۔ گو ان میں بھی کسی حد تک عفو سے کام لیا جاتا ہے۔ باقی ذاتی جھگڑے ایسے نہیں ہوتے کہ انہیں اتنی اہمیت دی جائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کتنے قصور بھائی کے معاف کرنے چاہئیں آپ نے فرمایا۔

دن میں ستر بار

اب ایسا کون انسان ہے جس کے اس کا بھائی دن میں ستر بار قصور کرے۔ کئی دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ کوئی ہمارا ایک بھی قصور نہیں کرتا۔ اور شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جس میں کوئی بھائی ایک یا دو قصور کرے مگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دن میں ستر دفعہ معاف کرو۔ اس کا یہ منشاء تو یقیناً نہیں ہے۔ کہ کوئی بات خواہ کیسی خطرناک ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا

کوئی نوٹس ہی نہ لو

لیکن یہ ضرور ہے کہ ایسے وقت دخل دو۔ جب کوئی اور چارہ نہ رہے۔ اور پھر بھی عفو اور نرمی سے کام لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے جھگڑوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ارد گرد کے لوگ بھی کسی نہ کسی پارٹی میں شریک ہو جاتے ہیں یہ

بہت خطرناک نقص

ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب مومن بھائی بھائی ہیں اس لئے کسی کو کسی پارٹی میں شامل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اگر ایسا ہو تو کسی جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہو سکے گا۔ فیصلہ کے لئے غیر جانبدار رہنا نہایت ضروری ہے۔ تو ایسے جھگڑوں میں بہت سا قصور ان لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو خواہ مخواہ حصہ لینے لگ جاتے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں کہیں بھی جھگڑا ہو بیچ میں پڑ جائیں اور فوراً تصفیہ کرا دیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے جھگڑے طے ہو سکتے ہیں۔ اگر پارٹیاں بنائی جائیں تو پھر تصفیہ بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ وہ صفت جو مسلمانوں کی حضرت موسیٰؑ نے توریت میں بیان کی اگر وہ بھی مسلمانوں میں نہ پائی جائے اس پیشگوئی کے تو یہ معنے ہیں کہ

یہ صفت نمایاں

ہونی چاہیئے پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی صفت اپنے اندر پیدا کریں دشمن سے سختی اور دوستوں سے نرمی کا برتاؤ کریں۔ تاکہ ہماری طاقت دشمنوں کے مقابلہ میں خرچ ہو آپس میں نہ ہو۔ آپس میں نرمی محبت اور پیار پیدا کرو۔ غیرت اور سختی دشمن کے مقابلہ میں خرچ کرو۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ہم میں لڑنے کی جو طاقت ہے وہ اگر ساری بھی جمع کر لی جائے تو ہمارے دشمن اس قدر زیادہ ہیں کہ پھر بھی وہ ان کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر اس کا کچھ حصہ اپنوں کے مقابل میں ضائع کر دیا جائے تو پھر تو اور بھی نقصان ہوگا۔ کوئی فوج ایسی نہیں جو گولہ بارود اپنے ساتھیوں کے لئے ہی خرچ کرتی رہے اور پھر

دشمن پر فتح یاب

ہونے کی بھی امید رکھے۔

انسان کو خدا تعالیٰ نے محدود پیدا کیا ہے۔ اس کی طاقتیں بھی محدود ہیں۔ جذبات وہ ذخیرے ہیں وہ سہارے ہیں جن پر کھڑا ہو کر انسان کام کر سکتا ہے۔ اگر انہیں ضائع کر دیا جائے تو قوت بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ تعجب ہے کہ اس علمی زمانے میں بھی لوگوں نے

جذبات کی قوت

کو نہیں سمجھا۔ محبت۔ غیرت۔ رحم۔ لڑائی کی طاقت۔ جذبۂ انتقام۔ یہ سارے اصل میں سہارے ہیں۔ انجن ہیں جن سے جسم کی گاڑی چلتی ہے۔ ان کو ضائع کر کے مت سمجھو کہ ہم نے اپنا کیا نقصان کیا ہے۔ جس طرح انجن سے دھواں نکال لینے سے سٹیم ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خواہ مخواہ غصہ ہونے سے بھی انسان کی

قوتِ عملیہ کا ایک حصہ

ضائع ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ان معمولی باتوں کا بھی مستقبل پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر ایک انسان کی زندگی کا انجن ۴۰ میل کی رفتار سے چلنا تھا۔ تو ان ناواجب غصوں سے ۲۰ میل ہی چلے گا۔ پس نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ غصہ تو میں دوسرے شخص پر ہوا ہوں۔ میرا اس سے کیا نقصان ہوا۔ وہ نہیں جانتا کہ وہ

اپنی سٹیم ضائع کر رہا ہے

لڑائی سے دیگر نقصانات کے علاوہ اپنی قوتِ عملیہ کو بھی سخت نقصان پہنچتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ رحماء بینھم کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ پیشگوئیوں کا پورا کرنا بھی فرض ہوتا ہے اور انسان کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ پس اپنی

طبائع میں اصلاح کرو

میں قادیان والوں کو ہی نہیں بلکہ ہر جگہ کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہمیں اتنی فرصت ہی نہیں کہ آپس میں لڑتے رہیں۔ چھوٹا اور معمولی اختلاف بھی خطرناک ہے کیونکہ وہ بیج ہے۔ اس لئے اسے بھی فوراً طے کرانا چاہیئے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے منشاء کے مطابق چلنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم اور پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کو پورا کر کے اس کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ آمین

امیر صوبہ مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ

مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد مندرجہ الفضل ۱۱ فروری ۱۹۳۲ء یاددہانی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا

"چونکہ صوبہ کے کام کے لئے وہ صرف صوبائی صدر مقام کے احباب کے مشورہ پر انحصار نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ امیر صوبہ کی ایک مجلس شوریٰ ہو جس میں صوبہ کے تمام مقامی امراء شامل ہوں اور علاوہ اس کے مبلغین سلسلہ بھی اس کے ممبر ہوں۔ علاوہ ان کے اگر کسی شخص کو خاص طور پر مرکز کی طرف سے اس غرض سے چنا جائے۔ یا صوبہ کی انجمن اپنے سالانہ اجتماع میں بعض لوگوں کو خاص طور پر اس کام کے لئے تجویز کریں۔ تو ان لوگوں کو بھی مجلس کا ممبر سمجھا جائے۔ سردست میں علاوہ امراء اور مبلغین کے چوہدری ابوالہاشم خان بہادر صاحب مولوی مبارک علی صاحب اور پروفیسر عبدالقادر صاحب کو اس مجلس کا ممبر مقرر کرتا ہوں۔"

مجالس انصار اللہ ضلع نواب شاہ کے لئے

مجالس انصار اللہ ضلع نواب شاہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ان کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۶۳ء کو رحیم آباد کے مقام پر منعقد ہو رہا ہے۔ تربیت کے لئے ایسے دینی اجتماع بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اپنی روحانی پیاس بجھائیں۔ علاوہ دیگر معزز اصحاب کے محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی اس اجتماع میں شمولیت فرما رہے ہیں۔

اجتماع کا پروگرام ۱۶ مارچ کو گیارہ بجے قبل دوپہر شروع ہوگا۔

(انچارج دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت ہائے ضلع ملتان کا سالانہ جلسہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا سالانہ جلسہ بروز جمعہ و ہفتہ مورخہ ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء کوٹھی نمبر ۱۲/۱۳ کیمبرج روڈ ملتان چھاؤنی منعقد ہوگا۔ مرکز سے جید علماء صاحبان کی تشریف آوری متوقع ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔ موسم کے مطابق بستر اپنے ساتھ لے آئیں۔ کھانے کا انتظام ہوگا۔

خاکسار۔ ملک عمر علی احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقتِ نبوت" پر مصری صاحب کی تنقید اور ہمارا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت کا صحیح مفہوم

(از جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

(قسط نمبر ۱۲)

جناب مصری صاحب کے ایک مضمون سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے کسی احمدی بھائی نے جناب مصری صاحب کے میری تقریر "حقیقتِ نبوت" پر تبصرہ کی بعض اقساط پڑھنے کے بعد انہیں تعریفِ نبوت میں تبدیلی کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس سلسلہ میں انکے سامنے ضمیمہ براہین احمدیہ کا ذیل کا حوالہ پیش کیا ہے:۔

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحبِ شریعت رسول کا متبع نہ ہو پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ ۱۳۸)

جناب مصری صاحب نے اخبار پیغام صلح مجریہ ۲ر جنوری ۱۹۶۳ء میں ہمارے بھائی کا استدلال یوں پیش کیا ہے:۔

"اس عبارت کو نقل کر کے وہ دوست یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس عبارت میں حضور نے اسلامی اصطلاح والی سابقہ تعریفِ نبوت کو منسوخ کر دیا ہے جس میں شریعت کا لانا اور مستقل ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے اسی طرح جو استدلال حضور نے قرآن کریم کی آیت وما ارسلنا من رسولٍ الا لیطاع باذن اللّٰہ سے کیا تھا وہ بھی اس تحریر کے ذریعہ منسوخ کر دیا۔"

پھر مصری صاحب موصوف اسکے جواب میں اپنے نئے مسلک کو ملحوظ رکھتے ہوئے دو باتیں لکھتے ہیں:۔

پہلی بات "یہ کہ حضور کی یہ کتاب آپکی زندگی میں شائع نہیں ہوئی۔۔۔ کیا یہ مذہب مضحکہ خیز نہیں بن جاتا کہ مدعی نبوت اپنی زندگی بھر تو اپنے دعویٰ کی حقیقت کو نعوذ باللہ چھپاتا رہا حتّٰی کہ اپنی جماعت کو اطلاع دینے سے بھی گریز کرتا رہا اور پھر ایسی کتاب میں حقیقی نبوت کی تعریف لکھ کر رکھ گیا جسنے اسکی زندگی کے بعد شائع ہونا تھا۔" (پیغام صلح ۲ر جنوری ۱۹۶۳ء)

الجواب اس بات کا جواب یہ ہے کہ ہمارا مذہب ہرگز مضحکہ خیز نہیں البتہ جناب مصری صاحب اسکو مضحکہ خیز بنانے کی کوشش ضرور کر رہے ہیں خواہ اس میں ناکام ہی رہیں۔ جناب مصری صاحب کا یہ اعتراض تب کچھ معقولیت رکھتا اگر تعریفِ نبوت میں تبدیلی کے ثبوت میں ہمارے پاس صرف یہی کتاب ہوتی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد شائع ہوئی ہے۔ مگر تعریف نبوت میں تبدیلی کا پہلا ثبوت تو اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ہے جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا حضور کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی ہے حضور اس اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن شریف بجز نبی اور رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لایظھر علی غیبہٖ احدًا الا من ارتضٰی من رسولٍ سے ظاہر ہے پس مصفّٰی غیب پانے کیلئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ پس ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ)

اس عبارت سے ذیل کے نتائج روز روشن کی طرح ظاہر ہیں:۔

عبارت کے نتائج:۔

(۱) تمام انبیائے سابقین نبوتوں اور پیشگوئیوں یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ المشتمل بر امور غیبیہ کی رو سے نبی کہلاتے رہے۔ پس شریعت کا لانا اور مستقل نبی ہونا نبوت مطلقہ پر امور زائدہ وخصائص وغیرہ ہیں۔ نبوت کی حقیقت ذاتی امور غیبیہ پر اطلاع دیا جانا ہی ہے۔

(۲) امور غیبیہ پر اطلاع نبی کے لئے حسب آیت لایظھر علی غیبہٖ ہونی چاہیئے۔ یعنی ایسے امور غیبیہ پر اطلاع جو کثیر بھی ہوں اور صفائی بھی رکھتے ہوں یعنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال کے درجہ پر ہوں۔ جیسا کہ حضور نے حقیقۃ الوحی میں آیت لایظھر علی غیبہٖ کا منطوق یہ بیان فرمایا ہے:۔

یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ (حقیقۃ الوحی صـ ۳۹۰، ۳۹۱)

(۳) حسب آیت لایظھر علی غیبہٖ۔ امور غیبیہ پر اطلاع دیا جانے کیلئے نبی ہونا ضروری ہے پس یہ معمولی امور غیبیہ نہیں جن سے پہلے زمانوں میں اولیاء اللہ اور محدثین امت کو کسی حد تک حصہ ملتا رہا ہے۔

(۴) آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس آیت کے منطوق کے مطابق مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ لہٰذا امت میں نبی ہونا ضروری ہوا نہ کہ صرف محدث یا ولی ہونا۔

(۵) یہ مصفّٰی غیب جو حسب آیت لایظھر علی غیبہٖ امت کو ملے گا نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے لہٰذا امت میں نبوت و رسالت کا پایا جانا ضروری ہوا نہ کہ صرف ولایت اور محدثیت کا ہی پایا جانا ضروری ہے۔

(۶) نبوت و رسالت کو حد تک غیب کا براہ راست ملنا جس کی رو سے پہلے نبی نبی کہلاتے رہے اب منقطع ہے۔

(۷) اب اس موہبت نبوت و رسالت کیلئے صرف بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔

(۸) بروز ظلیت اور فنافی الرسول نبوت و رسالت کے پانے کا دروازہ ہے۔ امتی کی ترقی کا انتہائی مقام نہیں۔

(۹) وہی موہبتِ نبوت و رسالت جو تمام انبیاء کو براہ راست ملتی رہی۔ وہی موہبتِ نبوت و رسالت اب امت محمدیہ میں بروز ظلیت اور فنافی الرسول کے دروازہ سے مل سکے گی۔ امتی کی نبوت و رسالت اور مستقل انبیاء کی نبوت و رسالت میں صرف ذریعہ حصول کا فرق ہوگا ورنہ دونوں کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ یکساں حاصل ہوگا اور نہ دونو نفسِ نبوت میں نبی ہوں گے۔

(۱۰) پس امتی نبی اور مستقل نبی میں صرف ذریعہ حصول نبوت کا فرق ہوا۔ ورنہ نبوۃ مطلقہ کے لحاظ سے یہ دونو نبی ہیں

خلاصہ کلام اس عبارت نے واضح کر دیا ہے کہ یہاں اولیاء اور محدثین کا مقام زیر بحث نہیں کیونکہ یہاں یہ بیان ہو رہا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام آیت لایظھر علی غیبہٖ کے منطوق کے مطابق شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ مشتمل بر امور غیبیہ کثیرہ کی وجہ سے ہی نبی قرار دئے گئے ہیں۔ اسی شرف کی وجہ سے امت محمدیہ میں امتی نبی قرار دیا جاتا ہے۔ غیر امتی ہونا نبوۃ مطلقہ یا نفس نبوت یا جنس نبوت پانے کے لئے اب شرط نہیں۔ پس جب امتی کا نبی ہونا اس عبارت کی رو سے ضروری ہے تو صاف کھل گیا کہ ۱۷ر اگست ۱۸۹۹ء کی تعریف میں جو نبی کے لئے یہ شرط تھی کہ وہ کسی دوسرے نبی کا امتی نہیں ہوتا یہ شرط اس طرح منسوخ کر دی گئی ہے کہ نبی کے لئے اب یہ شرط لازمی نہیں رہی جو نبی امتی نہ ہوگا وہ مستقل نبی کہلائے گا جو نبی امتی ہو کر بروز ظلیت اور فنافی الرسول کے دروازہ سے مقام نبوت پائے گا وہ ظلی نبی ہوگا۔ مستقل نبی اور ظلی نبی میں جنس نبوت۔ نفس نبوت۔ نبوۃ مطلقہ یا نبوت کی حقیقت ذاتیہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ نبوت کی حقیقت ذاتیہ اس عبارت کی رو سے آیت لایظھر علی غیبہٖ کے منطوق کے مطابق اظہار علی الغیب کا مرتبہ پانا ہے۔

اس ہمارے بیان سے ظاہر ہے کہ ضمیمہ براہین احمدیہ کا حوالہ جو ہمارے کسی بھائی نے جناب مصری صاحب کو پیش کیا ہے وہ محض تائیدی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد شائع ہونے سے آپ کے کیرکٹر پر کوئی دھبہ نہیں لگتا۔ اور نہ ہمارا مذہب اس طرح مضحکہ خیز بنتا ہے جس طرح مصری صاحب اسے مضحکہ خیز دکھانا چاہتے ہیں۔

مصری صاحب کی دوسری بات دوسری بات مصری صاحب یہ لکھتے ہیں:۔

"دوسری بات جو قابل بیان ہے وہ یہ ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی براہین احمدیہ کے بعد لکھی گئی اور اس میں جیسا کہ میں اوپر ثابت کر آیا ہوں۔ پھر اسی ابتدائی مذہب کو دہرایا گیا ہے کہ اسلامی اصطلاح میں دعویٰ نبوت ممنوع ہے۔ صرف لغوی مفہوم کے اعتبار سے یہ لفظ امتی کیلئے استعمال ہو سکتا ہے لیکن اس کا حامل نبوت کا مدعی نہیں کہلا سکتا جس کے یہ معنی ہوئے کہ ۱۹۰۵ء میں تحریر کردہ عبارت کو (براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھی گئی) ۱۹۰۷ء میں منسوخ کر دیا گیا کیونکہ حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی گویا یہ تاریخ منسوخ کا قصہ ۱۹۰۱ء تک ہی نہیں بلکہ آخر تک چلتا رہا اس سے بھی حضرت اقدس کی پوزیشن جس حد تک مجروح ہو سکتی ہے اسپر جماعت ربوہ سے تعلق رکھنے والے دوست خود غور فرمالیں۔" (پیغام صلح ۲ر جنوری ۱۹۶۳ء)

الجواب میں نے جناب مصری صاحب کی یہ بات ساری کی ساری من وعن لکھدی ہے تا انہیں یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ انکی ساری بات پیش نہیں کی گئی۔ اب اس کا جواب سنئے! جناب مصری صاحب نے اس عبارت میں کئی غلط بیانیاں کی ہیں۔

اوّل یہ کہ حقیقۃ الوحی میں ابتدائی مذہب دہرایا گیا ہے کہ اسلامی اصطلاح میں دعویٰ نبوت ممنوع ہے۔

دوّم یہ کہ صرف لغوی مفہوم کے اعتبار سے یہ لفظ امتی کیلئے استعمال ہو سکتا ہے۔

سوّم یہ کہ اس کا حامل مدعی نبوت نہیں کہلا سکتا۔

امر اوّل صریحاً غلط ہے کیونکہ حقیقۃ الوحی میں حضور صریح لفظوں میں تبدیلی عقیدہ کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جب تک مجھے اسکی طرف سے علم نہیں ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھے اسکی طرف سے علم ہوا تو میں نے اسکے مخالف کہا۔"

اوائل والی بات یہ تھی کہ تریاق القلوب میں آپ نے لکھا تھا:۔

"اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔"

حضرت مسیح موعود اس زمانہ کو جب تک مجھے اسکی طرف سے علم نہ ہوا کا زمانہ قرار دے رہے ہیں۔ پھر خدا سے علم پا کر اسکے مخالف کہنے کا زمانہ ریویو جلد اوّل صـ ۲۵۷ اور دافع البلاء لکھنے کا زمانہ تھا جس میں یہ مضمون درج ہے کہ:۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

تریاق القلوب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی محدثیت کو صرف محدثیت تک محدود قرار دیتے ہیں اسلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی صرف ایسی فضیلت کے قائل ہیں جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے مگر دافع البلاء اور ریویو جلد اوّل کے زمانہ میں آپ خدا تعالیٰ سے جدید علم پا کر اس عقیدہ کو بدل چکے ہیں اور اپنے تئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر قرار دے رہے ہیں۔ اور اس تبدیلی عقیدہ کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اسنے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا عقیدہ اسوقت اختیار کیا جب آپکو اپنی نبوت کے متعلق پوری صراحت سے علم دیدیا گیا۔ اسلئے اب کامل صراحت کی وجہ سے اس تاویل کی ضرورت نہ رہی کہ آپکی نبوت سے مراد محض محدثیت ہے چنانچہ اسکے بعد آپ نے اپنی [illegible]

پس جناب مصری صاحب کا یہ بیان صریحاً غلط ہے کہ حقیقۃ الوحی میں اسی ابتدائی مذہب کو دہرایا گیا ہے کہ اسلامی اصطلاح میں دعویٰ نبوت ممنوع ہے۔ اگر آپ اسلامی اصطلاح میں جو قرآن مجید نے آیت لایظھر علیٰ غیبہٖ احداً میں بیان کی ہے واقعی نبی نہ ہوتے تو کبھی یہ نہ لکھتے کہ آپ اپنی تمام شان میں حضرت مسیح ابن مریمؑ سے بہت بڑھکر ہیں جو نبی اسلامی اور قرآنی اصطلاح میں نبی نہ ہو ہرگز ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں ایک مستقل نبی سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہوں اگر آپ نبی کا دعوےٰ جو مسیح ہونے کیا نفس نبوت اور نبوت مطلقہ کے لحاظ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے جو مستقل نبی ہیں مساوی نہ ہوتا تو آپ کا یہ دعوےٰ ہی غلط قرار پاتا کہ آپ حضرت مسیحؑ سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہیں۔ پس جناب مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوزیشن کو مضحکہ خیز بنانے کی کوشش نہ کریں اور خدا کے مقرر کردہ حکم و عدل کے کلام کا مفہوم اس کے منشاء کے خلاف لے کر حق کو ملتبس کرنے سے خدا کا خوف کریں۔ حقیقۃ الوحی کی جس عبارت سے جناب مصری صاحب نے اوپر کی تین باتیں بزعم خود مستنبط کی ہیں وہ یہ ہے۔

"پھر ایک اور نادانی یہ ہے
کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے
لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے
نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ
یہ ان کا سراسر افتراء معلوم ہوتا
ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا"

"اس پر مصری صاحب لکھتے ہیں ظاہر ہے اسلامی اصطلاح وہی ہو سکتی ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے پس حضور کا یہ فرمانا کہ جس نبوت کا دعوےٰ قرآن شریف کی رو سے ممنوع ہے وہ میں نے نہیں کیا مترادف ہے اس اقرار کے کہ میں نے اسلامی اصطلاح والی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔"

الجواب

جناب مصری صاحب کا یہ استدلال باطل ہے قرآن مجید میں جو اسلامی اصطلاح بیان ہوئی ہے۔ حقیقۃ الوحی میں" آپ نے آیت لایظھر علیٰ غیبہٖ سے اخذ کی ہے۔ اور اس کے مطابق آپ کا از روئے قرآن مجید نبی ہونے کا دعوےٰ ہے ہاں قرآن مجید پر شریعت کی تکمیل ہو جانے کی وجہ سے چونکہ تشریعی نبوت کا دعویٰ قرآن مجید کی رو سے ممنوع ہے اس لئے آپ نے اسجگہ ایسا دعوےٰ کرنے سے ہی انکار کیا ہے۔ نیز قرآن مجید کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے مستقلہ نبوت کا دعوےٰ بھی ممنوع ہے۔ اور غیر احمدی تشریعی نبوت کو ہی نبوت سمجھتے ہوئے حضرت اقدس پر الزام دیتے تھے کہ آپ مدعی نبوت ہیں۔ اس کے پیش نظر ہی آپ نے دعویٰ نبوت کے الزام کو ان کا سراسر افتراء قرار دے کر آگے فرمایا ہے کہ

"جس نبوت کا دعوےٰ قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعوےٰ نہیں کیا گیا"

خود اس فقرہ سے مترشح ہو رہا ہے کہ کوئی ایسی قسم نبوت بھی قرآن شریف میں مذکور ہے جس کی رو سے آپ مدعی نبوت ہیں۔ پس اسجگہ اقسام نبوت کا تذکرہ ہے کہ جس قسم کا دعویٰ قرآن شریف کی رو سے منع ہے۔ ایسا دعویٰ نہیں کیا گیا۔ ہاں آگے فرماتے ہیں:-

"صرف یہ دعوےٰ کیا ہے کہ ایک
پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو
سے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے فیض کی وجہ نبی ہوں اور نبی
سے مراد صرف اس قدر ہے کہ
خدا تعالےٰ سے بکثرت مکالمہ
مخاطبہ پاتا ہوں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

افسوس ہے کہ جناب مصری صاحب نے یہ حوالہ صرف اتنا ہی لکھا ہے تا اسے محض لغوی نبوت کا دعوےٰ قرار دے سکیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے چند سطر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:-

"اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ
میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں
ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسےٰ اور
ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام
سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس
کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف
اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت
سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں
گے بجز نبی کے کسی پر ظاہر
نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہے فلا یظھر علیٰ
غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ
من رسول۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

اس سے ظاہر ہے کہ آپ اس قرآنی اصطلاح میں نبی ہیں جو آیت لایظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول میں بیان ہوئی ہے۔ پس آپ محض لغوی معنوں میں ہی نبی نہیں بلکہ قرآنی معنوں میں بھی نبی ہیں۔ لغت میں نبی کے جو معنی ہیں وہ بھی قرآنی اصطلاح کے مطابق ہیں۔ پس آپ قرآن مجید کی اصطلاح میں بھی نبی ہیں۔ البتہ جس قسم کی نبوت کا دعوےٰ قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے اور معترضین آپ کی طرف ایسا دعوےٰ نبوت منسوب کرتے تھے۔ ایسے دعویٰ نبوت کے الزام کو ہی آپ نے سراسر افتراء قرار دیا ہے۔ چنانچہ اسی کتاب کے تتمہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ کہنا کہ نبوت کا دعوےٰ کیا
ہے کس قدر جہالت کس قدر
حماقت اور کس قدر حق سے
خروج ہے۔ اے نادانو!
میری مراد نبوت سے
یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت
کا دعوےٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی
شریعت لایا ہوں صرف میری
مراد نبوت سے کثرت مکالمت
و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع
سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ
کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس یہ
صرف لفظی نزاع ہوئی کہ آپ
لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ
الٰہیہ رکھتے ہیں میں اس کی
کثرت کا نام بموجب حکم
الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل
ان یصطلح۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل نتائج روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔

اوّل: مخالفین آپ کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل تشریعی نبی ہونے کا دعوےٰ منسوب کرتے تھے جسے آپ نے جہالت اور حماقت اور حق سے خروج قرار دیا ہے۔

دوم: یہ کہ آپ کی مراد اپنی نبوت سے یہ ہے کہ آپ باتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہیں۔

سوم:- کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا نام آپ نے بموجب حکم الٰہی نبوت رکھا ہے۔

چہارم: آپ کی اصطلاح مخالفین کی اصطلاح سے الگ ہے یہ امر ولکل ان یصطلح کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

پنجم: آپ کی یہ اصطلاح خدا کے حکم کے موافق ہے۔ کیونکہ خدا کی اصطلاح میں نبی ہیں اور خدا کی اصطلاح دراصل اسلامی اصطلاح ہی ہو سکتی ہے۔ جو قرآن مجید کے بھی مطابق ہے۔ جیسا کہ آیت لایظھر علیٰ غیبہٖ الخ سے ظاہر ہے جس کا ذکر حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵ پر فرماتے ہیں:-

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو
کثرت مکالمہ مخاطبہ کا نام اس نے
نبوت رکھا ہے"

اس بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ معترضین کے خیال اور مزعومہ اصطلاح کے مطابق تو بیشک نبوت نہیں خدا کے حکم کے مطابق اور اس کی اصطلاح کے مطابق نبی ہیں اور خدا کی یہ اصطلاح قرآن مجید کے بیان کے مطابق ہے اس کے خلاف نہیں۔

پس مصری صاحب کا بیان کردہ امر دوم بھی رد ہو گیا اور آپ محض لغوی اصطلاح کے مطابق ہی نبی نہیں کیونکہ آپ قرآن مجید کی اصطلاح اور خدا کے حکم کے موافق بھی نبی ثابت ہوئے گو لغوی اصطلاح کا تو آپ نے اس جگہ ذکر بھی نہیں کیا۔ لیکن ہم مانتے ہیں جو قرآنی معنوں میں اور خدا کے حکم کے موافق نبی ہو وہ لغت عربی کے لحاظ سے بھی ضرور نبی ہوگا۔ کیونکہ لغت کے معنی قرآن مجید اور خدا تعالےٰ کی اصطلاح کے خلاف نہیں۔ پس مصری صاحب کا امر سوم بھی رد ہو گیا کہ لغوی مفہوم کا حامل قرآنی اصطلاح میں نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ حضرت اقدس مدعی نبوت نہیں صرف مخالفین کے الزام کے مطابق اور آپ مدعی نبوت ہیں۔ قرآنی معنوں میں اور خدا کے حکم اور اصطلاح کے مطابق۔ خذ ھذا ولا تکن من الممترین۔

دعا کرنے اور کرانے کے آداب

ایک بچے کی نیک مثال

ایک دن ہمارے ایک مبلغ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر شاہد کا قریباً دس سالہ بچہ عزیز محمد داؤد میرے دفتر میں آیا اور تین روپے دے کر کہنے لگا کہ یہ رقم میں نے خود جمع کی ہے اور مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے دینا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میری امی جان کئی سالوں سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کریں ایسے نیک نمونہ پر جس قدر دل سے دعا نکل سکتی ہے۔ ہر مخلص خود ہی اس کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ پس جہاں میں اس ہونہار بچے اور اسکے والدین خصوصاً اسکی بیمار والدہ کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتا ہوں وہاں یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انسان دعا سے حقیقی فائدہ اسی وقت اٹھا سکتا ہے۔ جبکہ وہ دعا کرنے اور کرانے کے آداب بھی محفوظ رکھے چنانچہ دعاؤں سے مستفیض ہونے کا بہترین طریق خدمت دین میں حصہ لینا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اسکے حق میں آسمان ہو جائیں وہ ہمیں اسبات کا یقین دلاوے کہ وہ خادم دین ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے

انصاراللہ کا موجودہ مالی سال

گزشتہ سال کی مالی مساعی کا جائزہ لینے پر ظاہر ہا ہر ہے۔ کہ اس میدان میں انصاراللہ کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ مگر ہمارے کام کے پھیلاؤ اور تنظیم کے اہم نیک مقاصد کے حصول کے پیش نظر مزید تیز گامی کی ضرورت ہے۔ لہذا میری کوشش اور خواہش ہے۔ کہ انصاراللہ کا یہ سال مالی لحاظ سے اس قدر نمایاں رنگ میں کامیاب سال ثابت ہو کہ سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر جائے لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ انصاراللہ کا ہر رکن اس سلسلہ میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوگا۔ اور اپنے اور گرد کے اصحاب میں بیداری کا غیر معمولی احساس پیدا کر دے گا۔

(نائب قائد مال)

قیادت ایثار

قیادت ایثار سے متعلقہ ہدایات سال رواں کے لئے آپ کی خدمت میں پہنچ چکی ہیں۔ لہذا امید ہے یہ انصاراللہ کی جملہ مجالس نے مقامی حالات کی روشنی میں اس پر کماحقہٗ عمل کرنے کے لئے پروگرام تیار کر لیا ہوگا۔ براہ مہربانی کوشش فرمائیں کہ سال رواں میں اس جہت میں ہمارا قدم پہلے سے بہت زیادہ آگے بڑھ جائے۔ تاہم سب خدا تعالیٰ کے دین اور مخلوق کی غیر معمولی خدمت کرنے والے بن جائیں۔

(نائب قائد ایثار)

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید سال ۱۹/۲۹

(قسط نمبر ۲۰)

مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر ربوہ ۳۰/۰۰

〃 چوہدری محمد الدین صاحب خان خاسہ ضلع سیالکوٹ ۵/۰۰

〃 〃 شمشیر علی صاحب 〃 ۵/۰۰

〃 〃 غلام محمد صاحب چک ۶ منٹگمری ۸/۰۰

مکرمہ سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ قصر خلافت ربوہ ۲۵ /۲

مکرم سید اعجاز احمد صاحب 〃 〃 ۱۱/۲۵

مکرم ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب 〃 〃 ۵/۰۰

〃 غلام محمد صاحب کوٹشرہ ۹/۵۰

مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حفیظ صاحب چک ۵۹۱ گنگا پور ۲۰/۵۰

〃 فاطمہ بیگم صاحبہ بنت محمد رفیع صاحب 〃 ۲۰/۵۰

مکرم مولوی محمد انور صاحب گوٹھ سردار محمد ضلع نواب شاہ ۳۷/۵۰

〃 میر محمد سرور صاحب تنکانی تحصیل تونسہ ڈیرہ غازیخان ۷/۰۰

〃 سمندر خان صاحب سگھدال ضلع جہلم ۵/۵۰

〃 مولوی محمد حسین صاحب ناصر میرپور آزاد کشمیر ۱۰/۰۰

مکرمہ حافظہ بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی عبدالرحمٰن صاحب دوالمیال ۵/۱۹

مکرم منشی عبدالرحیم صاحب ڈیلی ورکشاپ جہلم ۵۷/۲۵

〃 چوہدری محمد شفیع صاحب گجرات شہر ۵/۰۰

مکرمہ اہلیہ صاحبہ بہادر خاں 〃 ۵/۰۰

مکرم سید سردار احمد صاحب شاہ مسکین شیخوپورہ ۵/۳۳

مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر نذر احمد صاحب دارالرحمت ربوہ ۷/۱۲

〃 سیدہ نذیراں بیگم صاحبہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ۵/۶۲

مکرم سید خادم حسین صاحب 〃 ۷/۱۳

〃 نذر محمد صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا ۲۷/۷۵

〃 محمد سعید صاحب 〃 〃 ۱۱/۳۷

〃 ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کومیلا مشرقی پاکستان ۷۵/۰۰

〃 صوفی عبدالغنی صاحب چک ۵۹۱ گنگا پور ضلع لائلپور ۲۰/۰۰

〃 سلطان نصیر صاحب چتراں ۸/۰۰

مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۵/۰۰

مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب دارالرحمت ربوہ ۶/۰۰

مکرمہ محمودہ اختر صاحبہ سیکرٹری لجنہ کھیوڑہ ضلع جہلم ۵/۰۰

مکرم ملک گل محمد صاحب محلہ دارالنصر ربوہ ۵/۰۰

〃 چوہدری نادر علی صاحب 〃 ۱۳/۰۰

〃 محمد رفیق صاحب ہیلتھ انسپکٹر ایبٹ آباد ۶/۰۰

〃 محمد یوسف صاحب 〃 ۹/۰۰

〃 شمیم احمد صاحب صدیقی صدر بازار رسالپور ۱۵/۰۰

〃 چوہدری نعمت علی صاحب داؤد خیل ۲۰/۵۰

مکرم سیٹھ محمد اکرم صاحب داؤد خیل ۱۰/۰۰

〃 میر نور احمد صاحب ٹالپور حیدرآباد ۶۰/۰۰

〃 میر مبارک احمد صاحب 〃 〃 ۶۵/۰۰

〃 محمد اسمٰعیل صاحب میمن 〃 ۶/۰۰

〃 بابو محمود احمد صاحب ریلوے 〃 ۷/۰۰

والدین 〃 〃 〃 ۱۴/۰۰

مرحوم اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۸/۰۰

〃 ہمشیرہ 〃 〃 〃 ۸/۰۰

بابو عبدالغفار صاحب ٹوٹو سپیڈ 〃 ۲۰/۰۰

مکرمہ اہلیہ صاحبہ فیض اللہ صاحب ۵/۰۰

مکرم اخوند محمد اسلم صاحب 〃 ۵/۰۰

مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب 〃 ۲۶/۰۰

مکرم میجر انوار احمد صاحب معہ اہلیہ راولپنڈی ۱۱۷/۰۰

ناصرات الاحمدیہ ربوہ ۵۸/۴۲

مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب ربوہ ۵/۱۹

〃 چوہدری قائم الدین صاحب 〃 ۵/۰۰

〃 محمد علی صاحب احمدی تسودہ کوٹھی لاہور ۶/۵۰

مکرمہ رشیدہ خانم صاحبہ اہلیہ سلطان احمد صاحب ربوہ ۵/۵۰

〃 رسول بی بی صاحبہ والدہ محمد اکرم صاحب 〃 ۵۶/۰۰

مکرمہ ربیعہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ربوہ ۱۵/۵۰

〃 خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب دوکاندار ربوہ ۵/۰۰

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں تقریباً عرصہ چھ سال سے بیمار ہوں۔ اب کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ درویشان قادیان اور دوستوں سے درخواست دعا ہے۔ نیز میری بیوی بھی بعض عوارض میں بیمار رہتی ہے اسکے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار قاضی محمد افضل ادجلوی
بیادھوم پور لاہور

۲۔ خاکسار کا بھانجہ عزیزم عبدالباسط بوجہ ضعف جگر تقریباً تین چار ماہ سے بیمار ہے۔ تمام جسم پر ورم ہے اور ابھی تک کوئی آرام کی صورت نظر نہیں آتی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اسے جلد از جلد صحت عطا کرے۔

ایم۔ ایم لطیف ویلڈنگ شاپ بیکو لاہور

۳۔ میں تقریباً دو اڑھائی ماہ سے بیمار ہوں اور حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار مشتاق احمد جماعت احمدیہ جاپلپور
ڈاکخانہ دریاخان مری
ضلع نواب شاہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی۔ ۱۱ مارچ۔ سابق عوامی لیگی لیڈر خان غلام محمد خاں لوندخوڑ نے ایک بیان میں ملک کے علماء کرام سے پوچھا ہے کہ کیا غلاف کعبہ شریف کو شہر بشہر پھرانا اور اس کی "نمائش" کرنا جائز ہے انہوں نے کہا ہے کہ غلاف کعبہ کی اس ملک میں تیاری باعث افتخار ہے اور ہم اس سعادتِ عظیم پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ لیکن غلاف کعبہ شریف کی اس طرح تشہیر سے کیا بے ادبی کا پہلو نہیں نکلتا۔ خان غلام محمد خاں لوندخوڑ نے علماء کرام سے اس پر شرعی نقطہ نظر سے روشنی ڈالنے کی درخواست کی ہے۔

● قاہرہ۔ ۱۱ مارچ۔ با خبر روزنامہ "الاہرام" نے اطلاع دی ہے۔ کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے دوبارہ عرب لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عرب جمہوریہ نے لیگ کا گذشتہ اگست سے بائیکاٹ کر رکھا ہے جب لبنان میں شسٹورا کے مقام پر لیگ کونسل کا اجلاس شام کی اس شکایت پر بحث کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ کہ مصر اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ "الاہرام" نے بتایا کہ شام کی رجعت پسند حکومت کے خاتمہ کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ شامی عوام نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے اس لئے طے کیا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ دوبارہ عرب لیگ میں شامل ہو جائے۔

● عمان۔ ۱۱ مارچ۔ عمان ریڈیو نے گذشتہ رات اعلان کیا کہ شام اور اردن کے درمیان سرحد کھول دی گئی ہے۔ عمان ریڈیو نے مکہ ریڈیو کے حوالہ سے سعودی عرب کے وزیر اعظم امیر فیصل کا بیان بھی نشر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ شام کے داخلی واقعات میں کسی کو دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔

● ڈھاکہ۔ ۱۱ مارچ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر صحت مسٹر بھوانی شنکر بسواس نے آج یہاں بتایا کہ مشرقی پاکستان میں ایک عربی یونیورسٹی قائم کرنے کی ایک تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔

● کینبرا۔ ۱۱ مارچ۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ سرگار فیلڈ باروک نے آج یہاں اعلان کیا ہے کہ آسٹریلیا نے بھارت کی امداد بڑھا کر بیس لاکھ (آسٹریلین) پونڈ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سر گارفیلڈ نے کہا کہ آسٹریلیا نے ابتداء میں بھارت کو تین لاکھ (آسٹریلین) پونڈ کے کمبل، فوجی کپڑے اور اون عطیہ کے طور پر دیا تھا۔ اس رقم میں بیاسی ہزار پونڈ کی رائفلیں اور اسلحہ بھی شامل تھے جو دراصل قرض کے طور پر دئے گئے تھے۔ لیکن اب انہیں عطیہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح بھارتی حکومت کی درخواست پر دو لاکھ پانچ ہزار پونڈ کی مزید رائفلیں مہیا کی جائینگی۔

● لیما۔ (پیرو) جنوبی امریکہ کی ریاست پیرو میں ہفتہ گذشتہ بد سیلاب آجانے سے بہت سا جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ شہر لیمہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے جہاں چالیس ہزار افراد بے خانماں ہو گئے ہیں۔ وسطی اور شمال مشرقی حصوں میں کئی اور شہر بھی سیلاب کی زد میں آگئے ہیں۔ ضلع کزکو میں زمین کے اندر دراڑیں پڑ جانے سے تین آدمی بھی ہلاک ہو گئے۔

● واشنگٹن۔ ۱۱ مارچ۔ امریکہ کے صدر کینیڈی نے اعتراف کیا ہے کہ امریکہ میں بے کاری بڑھ رہی ہے۔ اور اب یہ امریکہ کا نمبر ایک اقتصادی مسئلہ بن گیا ہے۔ اگرچہ امریکہ کی معیشت مستحکم ہو رہی ہے۔ مگر یہ بڑھتی ہوئی آبادی کو روزگار مہیا کرنے کے ناقابل رہی ہے۔ مگر یہ بڑھتی ہوئی آبادی کو روزگار مہیا کرنے کے ناقابل رہی ہے۔ صدر کینیڈی نے یہ اعتراف کانگرس کے نام ایک پیغام میں کیا ہے۔ پیغام کے ساتھ انہوں نے محکمہ لیبر کی ایک خاص رپورٹ بھیجی ہے۔

ولادت

عاجز کو اللہ تعالیٰ نے بارہ سال کے بعد مورخہ ۹/۳/۶۳ رات کو ساڑھے ۲ بجے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جماعت کے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ درازیٔ عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے نیز زچہ و بچہ کو جلد صحت کاملہ عطاء کرے۔ آمین

خاکسار ناصر احمد کا ٹھگڑی ولد محمد علی
خانساماں محافظ خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ

کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے اختلافات دُور کرنا آسان نہیں ہوگا

وزیر خارجہ بھارتی وفد سے بات چیت کے لئے آج کلکتہ پہنچ رہے ہیں؟

ڈھاکہ۔ ۱۱ مارچ۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کا چوتھا دورہ آج کلکتہ میں شروع ہو رہا ہے مگر موجودہ فضا بات چیت کے لئے قطعاً سازگار اور امید افزا نہیں ہے اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور کا بھی وہی حشر ہوگا جو اس سے پہلے راولپنڈی۔ نئی دہلی اور کراچی کے مذاکرات کا ہو چکا ہے۔ اس طرح کشمیر کے مسئلہ پر ایوب نہرو ملاقات کا کوئی امکان نہیں بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے حال ہی میں جو بیانات دئے ہیں ان کی وجہ سے بات چیت کی ناکامی کے امکانات خاص طور پر بڑھ گئے ہیں۔ سیاسی مبصرین نے یہاں خیال ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے کہ امریکہ اور برطانیہ بات چیت میں مداخلت کریں یا دباؤ ڈال کر دونوں فریقوں کو ایک اور دور منعقد کرنے پر آمادہ کریں مگر اس کا نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ہوگا۔

مبصرین کا قیاس ہے کہ اگر بات چیت کا پانچواں دور منعقد کرنے کا فیصلہ ہو گیا تو اس کا مقام ڈھاکہ یا مری ہوگا لیکن بھارت کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام کوششوں کے باوجود مسئلہ کشمیر کا حل نہیں کیا جا سکے گا۔ بھارت، پاکستان اور سرحدی معاہدہ کی آڑ لے کر بات چیت پر وار کر رہا ہے چنانچہ یہ یقینی بات ہے کہ بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ کانفرنس کے پہلے دن ہی یہ سوال اٹھائیں گے جیسا کہ انہوں نے پچھلی دفعہ کیا تھا۔ ادھر پاکستانی وفد کے قریبی ذرائع بھی کوئی زیادہ پرامید نہیں ہیں۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو نے جو مذاکرات میں شرکت کرنے کے لئے پاکستانی وفد کو لے کر آج کلکتہ روانہ ہو رہے ہیں کل شام یہاں ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔ آپ نے اعتراف کیا کہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ جو آسانی سے دور نہیں ہوگا۔ آپ نے کہا "یہ ایک بہت تکلیف دہ صبر آزما اور مشکل کام ہے"۔ وزیر خارجہ سے جب پوچھا گیا کہ کیا امریکہ یا برطانیہ نے کوئی تازہ تجویز پیش کی ہے تو آپ نے کہا کہ مغربی ملکوں نے کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور تازہ تجویز زیر غور ہے۔

آپ نے اس سوال پر کہ کیا بات چیت آگے بڑھی ہے۔ یا ابھی دونوں وفود ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں کوئی واضح جواب نہیں دیا۔ تاہم آپ نے کہا کہ اب کے صورت حال کچھ بہتر ہے۔ مگر آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ صورت حال کیونکر بہتر ہو گئی ہے۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ بات چیت کے متعلق پرامید ہیں تو آپ اس سوال کو بھی ٹال گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق مسٹر بھٹو نے کہا کہ ایوب نہرو ملاقات کا سوال صرف اسی وقت پیدا ہوگا جب وزارتی بات چیت خاصی آگے بڑھ جائے گی۔

درخواست دعا

میرا لڑکا سید ظہور احمد ڈپٹی ریجنل مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان منٹگمری شدید طور پر دل کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ نیز عزیزم سید غلام الثقلین کا ایک گردہ جو کہ ناکارہ ہو چکا ہے۔ اپریشن کے ذریعے نکال دیا گیا ہے۔ ہر دو کے لئے احباب کی خدمت میں دعاؤں کے لئے التجا کرتا ہوں۔ کہ شافی مطلق عزیزان کو جلد سے جلد صحت کلی اور پوری توانائی بخشے۔

خاکسار ڈاکٹر عبدالستار شاہ پنشنر

دارالرحمت غربی۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں

تعلیم الاسلام کالج کے سالانہ بین الکلیاتی مباحثات

بقیہ صفحہ اوّل

کے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ جناب ارشد ترمذی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد سیکرٹری کالج یونین سید شہود احمد صاحب نے مباحثہ کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے بعد ازاں صاحب صدر نے منصف صاحبان کا تعارف کرایا۔ منصف صاحبان میں مسٹر ڈی ایل اسسٹنٹ ایجوکیشن ایڈمنسٹریٹر کونسل لاہور (منصف اعلیٰ)۔ ڈاکٹر فلپ پروفیسر سوشیالوجی پنجاب یونیورسٹی۔ اور مسٹر مائیکل ولیمز لیکچرار طبعیات ٹی آئی کالج ربوہ شامل تھے اس مباحثہ میں زیر بحث موضوع یہ تھا:۔

"Marriage is a farewell to peace of mind"

(یعنی شادی سے ذہنی سکون رخصت ہو جاتا ہے)

مباحثہ کا آغاز تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ کی تقاریر سے ہوا۔ پہلے قائد ایوان کی حیثیت سے جناب سید شہود احمد صاحب نے موضوع زیر بحث کے حق میں تقریر کی جس کے بعد قرارداد کی مخالفت میں قائد حزب اختلاف جناب نور محمد چانڈیہ کی تقریر ہوئی بعد ازاں گورنمنٹ کالج لائلپور، گورنمنٹ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج بہاولپور، گورنمنٹ کالج جوہرآباد، لا کالج لاہور، مرے کالج سیالکوٹ، ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور، انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور اور ینگ سپیکرز یونین ٹی آئی کالج ربوہ کے مقررین نے باری باری تقاریر کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے ایوان کی رائے معلوم کی تو قرارداد واضح بھاری اکثریت سے مسترد ہو گئی۔ منصفین کے فیصلے کے مطابق جناب مظہر الاسلام مرے کالج سیالکوٹ اول قرار پائے اور دوم اور سوم پوزیشن علی الترتیب ریاض الحسین صاحب گورنمنٹ کالج لاہور اور اسمٰعیل منیر صاحب گورنمنٹ کالج بہاولپور نے حاصل کی۔ حوصلہ افزائی کا خاص انعام ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور کے گلشن امین صاحب کے حصہ میں آیا۔

اردو مباحثہ اردو مباحثہ مورخہ ۱۰ دسمبر کی شام کو کالج یونین کی ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ اس مباحثہ میں زیر بحث موضوع تھا:

"پاکستان کو سیاستدانوں کی نہیں سائنسدانوں کی ضرورت ہے"

اس مباحثہ میں منصفی کے فرائض محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا (منصف اعلیٰ) محترم صوفی غلام مصطفیٰ صاحب تبسم مدیر ہفت روزہ لیل و نہار اور ڈاکٹر حمید الدین صاحب صدر شعبہ فلسفہ گورنمنٹ کالج لاہور نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن مجید اور منصف صاحبان کے تعارف کے بعد مباحثہ کے صدر جناب ارشد ترمذی نے کرایا۔ باقاعدہ بحث کا آغاز قائد اول جناب عطاء المجیب صاحب راشد اور قائد حزب اختلاف جناب جاوید حسن کی تقاریر سے ہوا۔ قائد ایوان نے موضوع زیر بحث کے حق میں اور قائد حزب اختلاف نے اس کی مخالفت میں زوردار تقریریں کیں۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور، گورنمنٹ کالج جھنگ، گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ، گورنمنٹ کالج بہاولپور، گورنمنٹ کالج سرگودھا، اسلامیہ کالج لائلپور، میونسپل کالج لائلپور، دیال سنگھ کالج لاہور، پنجاب یونیورسٹی لاہور اور ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور کے مقررین نے باری باری موضوع کے حق میں اور اس کی مخالفت میں دھواں دھار تقاریر کیں۔ بحث کے اختتام پر جب صدر جلسہ نے ایوان کی رائے دریافت کی تو نہایت بھاری اکثریت سے قرارداد مسترد ہو گئی لیکن صدر محترم نے اپنے صدارتی اختیارات کام میں لاتے ہوئے اسے منظور قرار دیا۔ منصف صاحبان کے فیصلے کے بموجب عبدالرشید قریشی صاحب پنجاب یونیورسٹی اوّل قرار پائے اور رفعت احمد صاحب ظہیر اسلامیہ کالج لائلپور نے دوم پوزیشن حاصل کی۔ تعلیم الاسلام کالج کے عطاء المجیب صاحب راشد اوّل اور گورنمنٹ کالج جھنگ کے الطاف احمد صاحب سیانی دوم و سوم پوزیشن کے حقدار قرار پائے لیکن چونکہ تعلیم الاسلام کالج کے مقررین انعام کیلئے مباحثہ میں شریک نہیں ہوتے تھے اسلئے سوم انعام الطاف احمد صاحب سیانی کے حصہ میں آیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے حوصلہ افزائی کا خاص انعام سلطان احمد صاحب کوثر میونسپل کالج لائلپور کو ملا۔ ٹرافی پنجاب یونیورسٹی نے جیتی۔ مباحثہ کے اختتام پر محترم جناب صوفی غلام مصطفیٰ صاحب تبسم نے کامیاب مقررین اور کالجوں میں انعامات تقسیم فرمائے بعد ازاں حاضرین کے اصرار پر آپ اپنا اردو و فارسی منظوم کلام پیش کیا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ آخر میں محترم پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی پریذیڈنٹ کالج یونین نے منصف صاحبان مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح کالج یونین کے زیر اہتمام بین الکلیاتی مباحثات نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔

تقریب رخصتانہ

ربوہ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۳ء بروز دو شنبہ بوقت پانچ بجے شام مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی ہیڈ کلرک نظارت خدمت درویشان کی صاحبزادی عزیزہ امۃ العزیز شاہدہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی ابن مکرم سید عطا حسین شاہ صاحب آف گوجرہ ضلع لائلپور کے ہمراہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے موقع پر ہوا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور بہت سے دیگر مقامی احباب کے علاوہ ناسازئ طبع کے باوجود ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مختار احمد صاحب ہاشمی جن کی بچی کا آج رخصتانہ ہے میرے دفتر کے ہیڈ کلرک ہیں اس لحاظ سے ان کا دہرا حق ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بچی کو امن و راحت کی زندگی نصیب کرے۔ اس رشتہ کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ میاں بیوی کو اتحاد و اتفاق سے نوازے اور انہیں بابرکت زندگی نصیب ہو۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین اللھم آمین۔